۲۵ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:17)

سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں

اعلیٰ حضرت کی ذہانت کے چند واقعات 09

اعلیٰ حضرت اور پابندیٔ نماز 17

اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب 28

اعلیٰ حضرت کی سب سے پہلی کتاب 31

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دَس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کی پہچان کب اور کیسے ہوئی؟

سُوال: جب مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ملا تو میں آپ کا مُرید بنا اور پھر آپ کی زبان سے پہلی بار اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا ذِکر سُنا، اِس سے پہلے اعلیٰ حضرت کا نام سُننا یاد نہیں پڑتا یا اگر سُنا تھا تو توجہ نہیں ہو گی۔ یوں میری طرح ایسے لاکھوں اِسلامی بھائی ہوں گے جنہوں نے دعوتِ اسلامی میں آکر آپ کے

مدینہ

1 ...... یہ رِسالہ ۲۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 3 نومبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی... الخ، ص ۱۷۲، حدیث: ۹۱۲ دار الکتاب العربی بیروت

www.dawateislami.net

بیانات کے ذریعے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا نام اور تَعارُف سُنا ہو گا۔ اب اگر کوئی مجھ سے سُوال کرے کہ اعلیٰ حضرت کا نام کیسے سُنا اور تعارُف کیسے ہوا؟ تو میں جواب دوں گا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذَریعے۔ اب اگر یہی سُوال کوئی آپ سے کرے کہ آپ کو اعلیٰ حضرت کا نام کیسے پتا چلا، اِس قدر وارفتگی اور محبت کیسے ملی تو آپ کیا جواب دیں گے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو محلے کی بادامی مسجد (گو گلی میٹھادر اولڈ سٹی بابُ المدینہ کراچی) سے دُرُود و سَلام اور نعتوں کی آوازیں سُنیں۔ چونکہ بچہ سادہ لوح (یعنی سادہ تختی کی مانند) ہوتا ہے تختی پر جو لِکھا جائے وہ نَقْش ہو جاتا ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچپن میں نعت و دُرُود والا ماحول ایسا ذہن میں رَچا بسا کہ اب تک باقی ہے۔ اگر محلے کی مسجد میں عاشقانِ رَسول کی اِنتظامیہ ہو یا امام عاشقِ رَسول ہو تو وہ عشقِ رَسول کے جام بھر بھر کر تقسیم کرے گا اور اگر مُعاملہ اِس کے اُلٹ ہو تو اب اَثر بھی اُلٹا پڑے گا اور عقائد میں خرابی ہو سکتی ہے۔ عقائد میں خرابی ہو اللہ پاک اس سے پہلے اِیمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اعلیٰ حضرت کا پہلا تعارُف

بادامی مسجد کی اِنتظامیہ کے ایک فَرد حاجی زَکریا گونڈل کے میمن تھے۔ گونڈل ہند گجرات کا ایک شہر ہے جہاں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ میری

www.dawateislami.net

حاضِری ہوئی تھی۔ وہاں کے اِسلامی بھائیوں نے بتایا تھا کہ یہاں ایک بھی بَدْ مذہب نہیں ہے جتنے بھی کلمہ گو ہیں سب کے سب عاشقانِ رسول ہیں۔ ایک بار میں اسی بادامی مسجد میں نماز پڑھ کر بیٹھا تھا کہ حاجی زکریا مَرحوم نے دورانِ گفتگو اعلیٰ حضرت کا نام لیا اور مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کہا۔ اب میری عمر اُس وقت تقریباً نو سال تھی لیکن اتنی سمجھ تھی کہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کسی وَلی کے نام کے ساتھ ہی بولا جاتا ہے کیونکہ ہم میمنوں کے گھروں میں غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا ذِکر کثرت سے ہوتا ہے اور ان کی نیاز اور ان کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بولنے کا اِلْتِزام کیا جاتا ہے لٰہذا حاجی زکریا سے اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سُن کر میں چونکا کہ کیا یہ بھی کوئی ولی ہیں جو ان کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لگایا ہے؟ اِس پر حاجی زکریا نے اعلیٰ حضرت کا اچھے اَلفاظ کے ساتھ تعارُف کروایا کہ یہ بہت نیک آدمی اور بہت بڑے وَلِیُّ اللہ تھے۔ یوں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا پہلا تعارف ہوا۔

اعلیٰ حضرت کی مَعرِفَت کا بیج تناور درخت بن گیا

اس سے پہلے اَشعار میں رضا رضا سُنتا تھا مگر کچھ سمجھ نہیں پڑتی تھی کہ یہ رضا کون ہیں؟ لیکن پھر اُس دِن پتا چلا کہ یہ رضا کوئی عام شاعِر نہیں بلکہ بہت بڑی شخصیت کے مالِک ہیں۔ پھر دِن گزرتے گئے اور حاجی زکریا نے رضا کی حقیقت

www.dawateislami.net

اور مَعْرِفت کا جو بیج بویا تھا وہ اندر جڑ پکڑتا گیا اور 60 سال کے عرصے میں بڑھتے بڑھتے آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تناور دَرخت بن گیا ہے۔ تَحْدِیثِ نعمت کے لیے کہہ رہا ہوں کہ آج ایک دُنیا ہے جو اِس دَرخت کا پھل کھا رہی ہے اور رضا رضا پُکار رہی ہے۔ بس یہ اللہ پاک کی رَحمت اور اس کا کرم ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ جس طرح اس نے دُنیا میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے فُیُوض و بَرَکات سے ہمیں مالا مال فرمایا آخرت میں بھی ان کی بَرَکات سے ہمیں مَحْرُوم نہ کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اعلیٰ حضرت سے مُتأثِر رہنے پر اِسْتِقامَت پانے کا سبب

سُوال: اِنسان کسی سے مُتأثِر ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات مُسْتَقِل مُتأثِر رہتا نہیں ہے۔ مُتأثِر ہونا یہ اپنی جگہ پر ہے لیکن مُسْتَقِل طور پر کوئی کسی سے مُتأثِر رہے یہ ایک الگ موضوع ہے۔ آپ کے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی ذاتِ مُبارَکہ سے مُتأثِر ہونے اور پھر اس پر اِسْتِقامَت پانے کے اگر کوئی اَسباب ہوں تو بیان فرما دیجیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اصل میں یہ اپنی اپنی قِسمت کی بات ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری خوش نصیبی کہ میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت سے مُتأثِر ہو گیا اور پھر یہ عقیدت دِن بدن بڑھتی چلی گئی۔ جب میں نے جوانی کی دَہلیز پر قدم رکھا تو کسی لائبریری کا ممبر بن گیا۔ وہاں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے فتاویٰ کے

www.dawateislami.net

مجموعے مثلاً اَحکامِ شَرِیعت، عِرفانِ شریعت اور ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت وغیرہ لیتا اور انہیں تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھتا کہ اگر یہ ختم ہو گئی تو پھر کیا پڑھوں گا؟ بس یہ میرے جَذبات تھے اور ان مختصر کُتُب میں شَرعی مَسائِل پڑھ کر مجھے اتنا مَزہ آتا تھا کہ بس پڑھتا چلا جاتا۔ پتنگ اُڑانا کیسا ہے؟ جھینگا کھانا کیسا؟ اِس طرح کے دِلچسپ مَسائِل جو عموماً عوام کو معلوم نہیں ہوتے انہیں پڑھ کر لُطف آتا۔ فتاویٰ رضویہ شریف کا تو شاید اس وقت نام بھی نہیں سُنا تھا۔ بہر حال اللہ پاک نے بڑا اکرم کیا کہ اپنے وَلِیٔ کامل، عاشِقِ رَسول اور عظیم عالِمِ دِین و مُفتیِ اِسلام کا دامن عطا فرمایا۔ عالِم اور مُفتی تو اور بھی بہت ہیں مگر احمد رضا جیسا کوئی نہیں۔ آخری دو چار صَدیوں میں آپ جیسا کوئی پیدا ہوا ہو میری معلومات میں نہیں ہے۔ اِس بات کی گواہی ہر وہ شخص دے گا جو فتاویٰ رضویہ کا بغور مُطالَعہ کرے۔ کوئی بھی عِلم دوست شخص جس کی اُردو اچھی ہو اور کچھ نہ کچھ عَرَبی فارسی بھی سمجھ لیتا ہو تو جب وہ فتاویٰ رضویہ پڑھے گا تو وہ مُتأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، اس لیے کہ اس میں عِلمی تحقیق کی اتنی گہرائی پائے گا کہ جس کا تلہ نہیں ملے گا۔ اگر کوئی نیوٹرل آدمی بھی اُردو فتاویٰ کا تقابل کرے تو وہ فتاویٰ رضویہ کو ہی ہر لحاظ سے فائِق (بڑھ کر) پائے گا۔

اعلیٰ حضرت کی داڑھی والوں سے محبت

سُوال: سُنا ہے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت داڑھی والوں کو اپنی

www.dawateislami.net

مجلس میں خاص مقام دیتے تھے ؟[1]

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت داڑھی والے اَشخاص کو خاص مقام دیتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کی مجلس میں جب شیرینی بٹتی تھی تو ساداتِ کِرام اور داڑھی والوں کو دُگنی دی جاتی تھی۔ عاشقانِ اعلیٰ حضرت کو چاہیے کہ اپنے چہروں کو سُنَّتِ مصطفےٰ سے سجائیں کہ جن کا ہم 100 سالہ عُرس مَنارہے ہیں وہ داڑھی والے تھے، ان کے شہزادوں کی بھی داڑھی تھی۔ داڑھی تو ہر مسلمان کو رکھنی چاہیے کیونکہ داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اعلیٰ حضرت کے ہی ہو کر کیسے رہ گئے؟

سُوال: دُنیا والوں کے اِعتبار سے عاشِق تو دِل پھینک ہوتا ہے، کبھی اِدھر دِل دے دیا کبھی اُدھر دے دیا لیکن آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ میں ایسی کیا خاص بات دیکھی کہ انہیں کو دِل دیا اور پھر انہیں کے ہو کر رہ گئے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اپنا تو یہ ذہن ہے کہ جب دِل ایک کو دے دیا تو اب کسی اور کو نہ دو۔ جیسا کہ بیکل بہرام پوری مَرحوم کی ایک رُباعی ہے:

مــــــــــــــدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

تارے خموش ہیں بڑی اندھیاری رات ہے
اِیماں کے لوٹنے کے لیے ڈاکوؤں کی گھات ہے
اے ڈاکوؤ! یہ جسم لو یہ جان لوٹ لو
یہ دِل نہ دوں گا اس میں مدینے کی بات ہے

یعنی یہ دِل میں نے مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیا ہے، اب یہ تمہیں نہیں دوں گا، باقی جو چاہو لُوٹ لو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِتنا کرم ہے کہ میرا ایمان تم نہیں لُوٹ سکتے، اس لیے کہ میں نے یہ دِل مدینے والے کے قدموں میں ڈال دیا ہے اب وہاں سے چُرانے کی ہمت کسی میں نہیں۔

اِسی طرح میرے دِل میں عاشقوں کے امام مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی محبت بھی ایسی گھر کر گئی ہے کہ اب میں اِس طرح کسی اور سے مُتاثر نہیں ہو پاتا۔ جو چاہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی محبت اُس کے دِل میں اُتر جائے تو اُسے چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے جو رضا رضا کرتے ہوں اور اس کے عِلاوہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی کُتُب اور آپ کی سیرت کا مُطالعہ بھی کرتا رہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نَس نَس میں اعلیٰ حضرت کی محبت رَچ بس جائے گی۔

یاد رہے کہ اعلیٰ حضرت کی محبت دِل میں رَچنے بسنے سے یہ مُراد نہیں کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب کسی اور بزرگ سے محبت نہیں کرنی۔ ہم تو فیضانِ اَنبیا و

www.dawateislami.net

اَولیا کے قائل ہیں۔ تمام اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی مانتے ہیں، تمام صحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کو بھی مانتے ہیں اور تمام اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو بھی مانتے ہیں۔ کسی میں کچھ بھی نَقص بیان نہیں کرتے۔

آپ اعلیٰ حضرت کی کِس خوبی سے مُتأثر ہوئے؟

سُوال: جب بندہ کسی سے مُتأثر ہوتا ہے تو کئی خوبیاں اس کے پیشِ نظر ہوتی ہیں مگر بعض خوبیاں ایسی ہوتی ہیں جو دِل کو زیادہ بھاتی ہیں۔ ایک مُرید کو بھی پیر صاحب کی بعض خوبیاں زیادہ پسند ہوتی ہیں، اعلیٰ حضرت عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ رَبِّ الۡعِزَّت کی ذات اگرچہ خوبیوں کا مَجْمُوعہ ہے لیکن اعلیٰ حضرت کا مُرید ہونے کے ناطے کیا آپ کو بھی ان تمام اچھی خوبیوں میں سے بعض زیادہ پُرکشش لگتی ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: میں اعلیٰ حضرت عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ رَبِّ الۡعِزَّت کی خوبیوں کو باہم تَرجیح دینے میں فیصلہ نہیں کر پا رہا کیونکہ مجھے اعلیٰ حضرت عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ رَبِّ الۡعِزَّت کی کسی خوبی میں کوئی کمزوری نظر نہیں آ رہی کہ جسے دیکھ کر میں دوسری خوبی کو اس پر تَرجیح دے سکوں۔ ساری ہی خوبیاں وزن دار ہیں۔ اللہ پاک کی محبت میں ان کا کوئی جواب نہیں ہے۔ عشقِ رسول کا وَصف دیکھو تو مِعراج کی بلندیوں پر ہے۔ قرآنِ کریم کے فِہم میں ان کا کوئی مِثْل نہیں، ان کے جیسا کوئی مُفَسِّر نہیں، ان جیسا کوئی مُحَدِّث

www.dawateislami.net

نہیں، ان جیسا کوئی مُفتی نہیں، ان جیسا کوئی علّامہ نہیں، بس ہر طرف رضا کے جلْوے ہی نظر آ رہے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس سَمت آ گئے ہیں سِکّے بٹھا دیئے ہیں۔ ہر جگہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام دِکھائی دیتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی بابُ الْمدینہ تشریف آوری

سُوال: کیا اعلیٰ حضرت کبھی بابُ المدینہ (کراچی) تشریف لائے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے ملفوظات سے پتا چلتا ہے کہ بابُ المدینہ (کراچی) کو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے قدم چُومنے کی سعادت ملی ہے۔

اَمیرِ اہلسنّت کی بَریلی شریف میں حاضری

سُوال: کیا اعلیٰ حضرت کے مَزار شریف پر آپ کا جانا ہوا ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَریلی شریف میں دو بار سفر کر کے حاضِری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

اعلیٰ حضرت کی ذِہانت کے چند واقعات

سُوال: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی ذِہانت کے کچھ واقعات بیان فرما دیجیے۔

جواب: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی ذِہانت کا اندازہ اِس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو ایک کتاب کی ضَرورت تھی جسے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کسی سے حاصِل کیا۔ دینے والے نے کہا: جب مُلاحظہ فرمالیں تو بھیج

www.dawateislami.net

دیجیے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے وہ کتاب لی اور ایک رات میں اس کا مُطالعہ کرلیا۔ پھر کتاب واپس کرتے ہوئے فرمایا: اس کتاب کی کچھ عبارتیں یاد ہوگئی ہیں اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر ذہن سے نہیں جائے گا۔[1] اِسی طرح اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی سیرتِ طیبہ میں یہ حِکایت بھی ملتی ہے کہ لوگوں نے جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو ”حافظ“ لکھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو یوں محسوس ہوا کہ لوگ مجھے حُسنِ ظن کی وجہ سے حافِظ کہتے ہیں حالانکہ میں حافِظ نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک رَمضان شریف کے مہینے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مغرب اور عشا کے دَرمیان ایک پارہ غور سے دیکھ لیتے جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو یاد ہو جاتا اور یوں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ماہِ رَمَضان میں پورا قرآنِ کریم حِفظ کر لیا۔[2] اِس سے اَندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا کتنا زَبردست اور زور دار حافظہ تھا! جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ بات کرتے کرتے بُھول جاتے ہیں اور دوسروں سے پوچھتے ہیں کہ ہم کیا بول رہے تھے؟ اللہ پاک ہمیں بھی قوتِ حافظہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مــــــدینہ

1 ...... اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے جن سے کتاب لی وہ مولانا وصی احمد مُحدِّثِ سُورتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تھے اور وہ کتاب ”عُقُوْدُ الدُّرِّیَّۃ فِیْ تَنْقِیْحِ الْفَتَاوٰی الْحَامِدِیَّۃ“ ہے۔
(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱ / ۲۱۳ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

2 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱ / ۲۰۸ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

کُتُب کے نام، جلد، صفحہ اور سطر تک یاد ہوتی

اِسی طرح ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ایک بار اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت بیمار ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو طبیب نے خود فتویٰ لکھنے سے منع کر دیا، اب جو فتویٰ لکھنا ہوتا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس کا کچھ مضمون لکھ کر مجھ سے فرماتے کہ الماری سے فُلاں کتاب کی فُلاں جِلد نکال کر لاؤ، میں جب وہ کتاب لے کر آتا تو فرماتے کہ اتنے صفحے لوٹ لو اور فُلاں صفحہ پر اتنی سَطروں کے بعد یہ مضمون شروع ہو رہا ہے اسے یہاں نقل کر دو۔ وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں وہ پورا مضمون لکھتا اور سخت مُتَحَیِّر (یعنی بہت حیران) ہوتا کہ کون سا وقت مِلا تھا کہ جس میں صفحہ اور سَطر گِن کر رکھے گئے تھے۔ غَرض یہ کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا حافظہ اور دِماغی باتیں ہم لوگوں کی سمجھ سے باہر تھیں۔[1]

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت اتنے ذہین تھے کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو جو قاری صاحِب قرآنِ پاک پڑھایا کرتے تھے انہوں نے ایک بار اکیلے میں پوچھا کہ صاحبزادے سچ سچ بتاؤ تم اِنسان ہو یا جِن؟ مجھے پڑھانے میں دیر لگتی ہے مگر تمہیں یاد کرتے دیر نہیں لگتی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

مدینہ

1 ...... یہ واقعہ بیان فرمانے والے بزرگ مولوی محمد حسین میرٹھی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہیں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۱۲ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

رَبِّ الْعِزَّت نے قاری صاحب سے کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اِنسان ہی ہوں۔ [1]

اعلیٰ حضرت کا عشقِ رَسول

سُوال: اعلیٰ حضرت کے عشقِ رسول کے بارے میں کچھ بیان فرما دیجیے۔ [2]

جواب: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا عشقِ رَسول بھی بے مثال تھا۔ اگر کسی کو تھوڑی بہت سمجھ پڑتی ہو تو وہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے نَعتیہ کلام حدائقِ بخشش کو تھوڑا تھوڑا رَٹنا شروع کر دے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت بڑا عاشقِ رَسول بن جائے گا۔ جس شے کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسبت حاصِل ہے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت اُس شے کا اَدب فرماتے، یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے کُتے کا بھی اَدب فرمایا کرتے اور اِس حوالے سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حدائقِ بخشش میں اَشعار بھی لکھے ہیں چنانچہ ایک مقام پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے (حدائقِ بخشش)

مــــــــــــدینہ

1 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۶۸ ماخوذاً

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اِس شِعر میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت اپنے آپ کو مخاطب کر کے اِرشاد فرمارہے ہیں کہ ”اے رضا! کبھی تو نے مدینے کے کُتّے کے پاؤں بھی چومے ہیں؟ تجھے اتنی سمجھ نہیں کہ مدینے کے کتے کے پاؤں چومے جاتے ہیں۔“ بعض عقلمندوں کی سمجھ میں ایسے اَشعار نہیں آتے جس کے باعِث وہ تَنْقِید کرنے لگتے ہیں۔ یہ نصیب کی بات ہے کہ کوئی تَنْقِید کرتا ہے اور کوئی اللہ پاک کے وَلیوں کے پیچھے چل کر اپنے لیے جنَّت کا سامان کرتا ہے۔ جب اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت مدینے کے کُتوں کا اتنا اَدب کرتے ہیں تو مدینے کے ساتھ نِسْبَت رکھنے والے دِیگر جانوروں کا کتنا اَدب کرتے ہوں گے، پھر جو مدینے والے سے نِسْبَت رکھتے ہیں جیسے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اہلِ بیتِ اَطہار اور ساداتِ کِرام ان کا کتنا اَدب و اِحترام کرتے ہوں گے۔ عام لوگ ساداتِ کِرام کا کتنا اَدب کرتے ہیں یہ مجھے پتا ہے اور آپ کو بھی اِس کا تَجْرِبہ ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والے ساداتِ کِرام کا بڑا اَدب کرتے ہیں اور یہ سارا اَدب میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے فیضان سے تقسیم ہوا ہے۔

مُصطفٰے کا وہ لاڈلا پیارا
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

www.dawateislami.net

سُنّیوں کے دِلوں میں جس نے تھی
شمعِ عشقِ رسول روشن کی
وہ حبیبِ خُدا کا دِیوانہ
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی (وسائلِ بخشش)

اعلیٰ حضرت اور ساداتِ کِرام کا اَدب واِحترام

سُوال: ساداتِ کِرام کے اَدب واِحترام کے حوالے سے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے کچھ واقعات بیان فرما دیجیے۔(1)

جواب: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت ساداتِ کِرام کا بہت اَدب واِحترام کرتے تھے۔ پہلے کے دور میں گاؤں دیہات کے لوگ جب کسی بڑی شخصیت کا اِحترام کرتے اور عزّت دیتے تو اسے کہیں لے جانے کے لیے ڈولی میں سوار کرتے تھے، جسے چار اَفراد کندھا دے کر چلتے تھے۔ اس دور میں عُلَما و مَشائخ کا اِحترام بھی اِسی طریقے سے کیا جاتا تھا چنانچہ ایک بار اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کہیں مَدْعو کیے گئے تھے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو بھی یونہی ڈولی میں سوار کیا گیا، جب کہاروں نے ڈولی اُٹھائی اور لے کر چلنے لگے تو اچانک اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے حکم فرمایا کہ ڈولی روک کر نیچے رکھ دی جائے۔ کہاروں نے ڈولی روک

مدینہ

1...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کر نیچے رکھی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ڈولی سے باہر تشریف لائے اور کہاروں سے فرمایا: ڈولی میں بیٹھ کر میرے دِل میں اِضْطِراب پیدا ہوا اور مجھے کسی آلِ رسول کی خوشبو آرہی ہے لہٰذا سچ بتاؤ آپ میں سے سَیِّد کون ہے؟ تو اُن کہاروں میں سے ایک آگے بڑھا اور عرض کی حضور میں سَیِّد ہوں! بس اتنا سُننا تھا کہ لوگوں نے یہ مَنظر دیکھا کہ اپنے وقت کا امام اپنا عمامہ اُتار کر اس سَیِّد زادے کے قدموں پر رکھتا ہے اور مِنَّت و سَماجت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے سَیِّد زادے! اے آلِ رسول! مجھے مُعاف کر دو کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دِن آپ کے نانا جان مجھ سے یہ فرمائیں کہ تمہاری ڈولی اُٹھانے کے لیے کیا میری اَولاد کا کندھا ہی رہ گیا تھا۔ اب وہ سَیِّد صاحِب حیران و پریشان کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت ان سے مُعافیاں مانگے جا رہے ہیں۔ بہر حال اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے اُس سَیِّد زادے سے مِنَّت کی کہ اب آپ ڈولی میں بیٹھیے اور احمد رضا ڈولی کو کندھا دے گا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اِصرار کر کے اُس سَیِّد صاحب کو ڈولی میں بیٹھنے پر مجبور کیا اور جب وہ سَیِّد صاحب ڈولی میں بیٹھے تو دِیگر تین اَفراد کے ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بھی ڈولی کو کندھا دیا۔ جو ڈولی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی عِزّت اَفزائی کے لیے لائی گئی تھی اب اُسے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خود اُٹھا کر چل رہے تھے۔[1] ساداتِ کِرام کے اَدب و اِحترام کے بارے

مدینہ

1 ...... انوارِ رضا ص ۴۱۵ ملخصاً ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے اِس طرح کے واقعات پڑھ کر میرا یہ ذہن بنا کہ سَیِّد بادشاہ ہیں اور ہمارے سَر کے تاج ہیں۔

اِسی طرح ایک بار اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے گھر کے کام کاج کے لیے ایک لڑکا بطورِ خدمت گار رکھا گیا، بعد میں پتا چلا کہ وہ سَیِّد ہے چنانچہ یہ پتا چلتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے گھر میں سب کو تاکید کر دی کہ خبردار! یہ خادِم نہیں، مَخْدُوم زادے ہیں اِن سے کوئی خِدمت نہیں لینی بلکہ ہم ان کی خِدمت کریں گے اور جو بھی سیلری طے ہوئی ہے وہ بطورِ نَذرانہ انہیں پیش کی جائے گی۔ اب وہ سَیِّد صاحب کام کاج کے لیے تشریف لاتے مگر ان سے کوئی کام نہ لیا جاتا اور جو ماہانہ سیلری طے ہوئی تھی وہ انہیں بطورِ نَذرانہ پیش کی جاتی رہی، کچھ عرصے بعد وہ سَیِّد صاحب خود ہی تشریف لے گئے۔[1] جب میرے پاس ڈاکٹر اور دُکاندار وغیرہ بڑے لوگ آتے ہیں تو میں انہیں یہ سمجھاتا رہتا ہوں کہ سادات کا خیال رکھا کرو اور اُن سے آدھا چارج لے لیا کرو اور اگر غریب سَیِّد ہو تو ویسے ہی نَذر کر دیا کرو۔ یوں ہی غریبوں سے ہمدردی کرتے ہوئے ان سے بھی آدھا چارج لیں اور ہو سکے تو مُفت چیک اپ کر دیں۔ اِس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا مال جائے گا نہیں بلکہ آپ کے پاس آئے گا۔ سادات کی دُعائیں لیں گے تو ان کے نانا جان، رَحمتِ عالَمِیّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسا

مدینہ

1 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ١/١٧٩ ملخصاً

www.dawateislami.net

نوازیں گے کہ دُنیا تو دُنیا آخرت بھی سَنور جائے گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کو اللہ پاک نے ہر خوبی اتنی عطا کی ہے کہ جس خوبی کی بات کریں بس اس میں بڑھتے ہی چلے جائیں کہ گویا اس کا سرا ہی نہیں ہے۔ اب جو شخص ایسی خوبیوں کا جامع، کامِل ولی اور ہمارا مُرشِد ہو تو پھر ہمیں ان کا دامن چھوڑ کر کسی اور کی طرف کیا دیکھنا ہے۔ اسے اِس مثال سے سمجھیے کہ ہم نے بہترین اور لَذیذ بَریانی کھائی پھر کہیں سے اُبلے ہوئے چاول آ گئے تو انہیں کھانے کو اب ہمارا جی کہاں چاہے گا؟ لہٰذا جب ہم اعلیٰ حضرت جیسی ہَمہ جہت اور عَبقری شخصیت کے دامن سے وابستہ ہو گئے تو اب ہمارا یہ ذہن ہونا چاہیے:

اب میری نِگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے رضا ہیں ایسا نہیں کوئی

اعلیٰ حضرت اور پابندیٔ نماز

سُوال: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے شوقِ نماز کے حوالے سے کچھ مَدَنی پھول بیان فرما دیجیے۔[1]

جواب: جس طرح میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت بہت بڑے عاشقِ رَسول تھے اِسی طرح بہت بڑے عاشقِ اِلٰہی بھی تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جب سے سمجھدار ہوئے تب سے ہی مسجد میں باجماعت نماز اَدا کرنے کے عادی تھے اور عمر بھر صاحبِ تَرتیب[1] رہے۔[2]

اعلیٰ حضرت اور جماعت کی پابندی

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت صِرف نماز ہی کے نہیں جماعت کے بھی پابند تھے، اِس سلسلے میں ایک واقعہ پیشِ خِدمت ہے چنانچہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاؤں مُبارک کا اَنگوٹھا پک گیا اور زخم ہو گیا تو اُن دِنوں Surgeon جَرَّاح (یعنی زخموں اور پھوڑے پھنسیوں کا عِلاج کرنے والے) ہوا کرتے تھے۔ شہر کے سب سے بڑے اور ہوشیار جَرَّاح نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے انگوٹھے کا عملِ جَراحَت (یعنی آپریشن) کیا اور پٹی باندھنے کے بعد عرض کیا: حضور! اگر آپ حَرکت (یعنی ہِل جُل) نہیں کریں گے تو یہ زخم دَس بارہ دِن میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگ سکتا ہے، یہ کہہ کر وہ Surgeon جَرَّاح چلے گئے۔ اب اس عاشقِ الٰہی کے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ مسجد کی حاضِری اور جماعت کی پابندی تَرک کر دے لہٰذا جب نمازِ ظہر کا وقت ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

مدینہ

1 ...... صاحبِ تَرتیب وہ ہوتا ہے کہ جس کی چھ نمازیں قضا نہ ہوئی ہوں اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو وہ صاحبِ تَرتیب ہونے سے نِکل گیا اور اگر چھ سے کم نمازیں قضا ہوئیں تو وہ صاحبِ تَرتیب ہی کہلائے گا۔ صاحبِ تَرتیب سے متعلق شَرعی مَسائل جاننے کے لیے بہارِ شریعت جلد 1 حصّہ چہارم کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... سیرتِ اعلیٰ حضرت معہ کرامات، ص۳۸ ملخصاً فیضانِ امام احمد رضا مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ نے وُضو کیا مگر مسجد جانے کے لیے کھڑے نہیں ہو پا رہے تھے، اب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیٹھتے اور گھسٹتے ہوئے اپنے مَکانِ عالی شان کے دروازے تک پہنچ گئے، جب لوگوں نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت مسجد کی جماعت چھوڑتے ہی نہیں تو انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو کُرسی پر بٹھایا اور پھر کُرسی کو اُٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور پھر محلے اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ پانچوں نمازوں کے وقت ہم میں سے چار مَضبوط آدمی کُرسی لے کر حاضِر ہو جایا کریں گے اور پھر پلنگ سے ہی کُرسی پر بٹھا کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو مسجد کے مِحراب کے قریب پہنچا دیا کریں گے۔ چنانچہ یہ سِلسِلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا، پھر جب زَخم اچھا ہو گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خود چلنے کے قابِل ہو گئے تو کُرسی پر مسجد پہنچانے کا مُعاملہ ختم ہو گیا۔[1] یاد رَکھیے! جو حقیقی بزرگ ہوتے ہیں اُن کی سیرت میں آپ کو تقویٰ و پرہیز گاری، نماز روزوں کی پابندی اور سُنَّتوں پر عمل کرنا ملے گا اور جو صِرف باتوں کے بزرگ ہوتے ہیں ان میں یہ چیزیں نظر نہیں آتیں اور وہ اس ڈَبّے کی طرح ہوتے ہیں جو خوب بَج رہا ہوتا ہے مگر اندر سے خالی ہوتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا تقویٰ بے مثال تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سُنَّتوں کے پابند اور بہت ہی زبردست شخصیت کے مالِک تھے۔

مدینہ

1 ...... سیرتِ اعلیٰ حضرت معہ کرامات، ص ۷۳ ملخصاً

www.dawateislami.net

اِسی طرح ایک عالِم صاحب جنہیں چند سال آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خِدمت میں رہتے ہوئے فتاویٰ لکھنے کا شَرف مِلا وہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت نے تمام عمر لازمی طور پر جماعت سے نماز پڑھی اور خواہ کیسی ہی گرمی کیوں نہ ہو ہمیشہ عمامہ شریف اور انگرکھا اِہتمام کے ساتھ پہنتے تھے۔[1] انگرکھا (ایک لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصّے ہوتے ہیں چولی اور دامن) غالباً کُرتے کے اُوپر پہننے والی پوشاک کا نام ہے۔

نماز کے لیے خاص لباس کا اِہتمام

سُوال: نماز میں لباس کیسا ہونا چاہیے؟ نیز فجر کی نماز میں لباس کے حوالے سے بڑا بُرا حال ہے اِس پر بھی کچھ مَدَنی پھول بیان فرما دیجیے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت عمامہ شریف سجا کر اور انگرکھے جیسا عمدہ لباس پہن کر نماز کے لیے حاضِر ہوتے تھے۔ یاد رَکھیے! عُمدہ لباس پہننا اور خوشبو لگانا اس آیتِ مُبارَکہ ﴿ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ (پ۸، الاعراف: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: "اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔" کے تحت داخِل ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم نے بھی نماز پڑھنے کے لیے عمامہ شریف اور بہت عُمدہ اور قیمتی لباس کا اِہتمام کر رکھا تھا کہ جس کی قیمت 1500 دِرہم سے بھی زائِد تھی۔[2] میرے آقا اعلیٰ

---

1 ...... امام احمد رضا اور ردِ بدعات و منکرات، ص ۶۲ ماخوذاً فرید بک سٹال مرکز الاولیا لاہور

2 ...... مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة للموفق، جز: ۱، ص ۲۳۸ کوئٹہ

www.dawateislami.net

حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نماز کے لیے عُمدہ لباس پہنتے تھے اور یہ مُسْتَحَب ہے لٰہٰذا عُمدہ لباس پہن کر نماز پڑھیں، کام کاج کے کپڑوں میں اور میلے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔(1) آج کل عموماً لوگ جب کسی کے ہاں دَعوت میں جانا ہو یا صَدر، وزیرِ اعظم، ایم این اے بلکہ اگر کسی کونسلر کے پاس بھی جانا ہو تو اچھا لباس پہنتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کہیں لباس میں سلوٹیں تو نہیں پڑی ہوئیں تاکہ اِستری کر کے انہیں دور کر لیا جائے۔ اسی طرح ہر داماد بخوبی جانتا ہے کہ وہ سُسرال میں کس طرح کا لباس پہن کر جاتا ہے۔ دُنیوی مُعاملات میں تو عُمدہ سے عُمدہ لباس پہنا جاتا ہے مگر نماز میں بارگاہِ خُداوندی کی حاضِری کے وقت لباس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا بلکہ جو لباس ہاتھ آئے اُسے چڑھا کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نمازوں کی قدر نصیب فرمائے اور زہے نصیب! ہم نمازوں کے لیے کوئی خاص جوڑا الگ سے بنائیں اور اُسے پہن کر نماز پڑھنے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نماز کے لیے رضوی جوڑے کا اِہتمام کیجیے

فجر کی نماز میں لوگ Night Dress (یعنی رات جس لباس کو پہن کر سوتے ہیں اسی) میں ہی مسجد پہنچ جاتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ نماز کے لیے عُمدہ لباس ہونا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ مسجد اور نماز کی تعظیم کی نیت سے خوشبو بھی لگانی

مدینہ

1 ...... شرح الوقایۃ، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ...الخ، ۱/۱۹۸ ماخوذاً باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

چاہیے کہ یہ مُسْتَحَب اور ثواب کا کام ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نماز کے لیے Special (یعنی خاص) اور عمدہ لباس کا اِہتمام فرماتے اور اسے پہن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نماز پڑھتے تھے۔ اِس وقت (یعنی ۲۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ کو) مَدِیْنَۃُ الْمُرْشِد بَرَیلی شریف میں بہت بڑا اِجتماع ہو رہا ہے، پورے ہند بلکہ دُنیا کے کئی ممالک سے عاشقانِ رضا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے صَدْ سالہ عُرس میں جمع ہوئے ہوں گے۔ تمام عاشقانِ رضا کو چاہیے کہ ایک آدھ جوڑا نماز کے لیے خاص کر لیں اور اس کا نام رضوی جوڑا رکھ لیں اور اسے پہن کر نماز پڑھا کریں۔ مگر یہ پینٹ شرٹ اور اوٹ پٹانگ قِسم کا لباس نہ ہو بلکہ عُمدہ، قیمتی، بہترین اور سُنَّت کے سانچے میں ڈَھلا ہوا صحیح اِسلامی لباس ہو اور خوبصورت عمامہ شریف سَجا ہوا ہو۔ کاش مجھے بھی یہ توفیق مِل جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اعلیٰ حضرت کے نماز پڑھنے کا انداز

سُوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نماز پڑھنے کا انداز کیسا ہوتا تھا؟ (1)

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہماری طرح جلدی جلدی نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اِطمینان اور سُکون کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے۔ ایک مفتی صاحِب

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن جس قدر اِطمینان اور سُکون کے ساتھ نماز پڑھتے اِس کی مِثال ملنی مشکل ہے۔ ہمیشہ میری دو رَکعت ہوتی تو ان کی ایک، جبکہ میری چار رَکعت دوسرے لوگوں کی چھ اور آٹھ رَکعتوں کے برابر ہوتی۔[1] یہ بات مُفتی صاحب نے 100 سال سے بھی پہلے کی بیان فرمائی تھی کیونکہ (۲۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ میں) 100 سال تو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے عُرس کو ہو گئے ہیں۔ آج کل تو لوگوں کے نماز پڑھنے کا جو حال ہے توبہ توبہ۔ اُس وقت کم از کم لوگوں کو نماز پڑھنا تو آتی ہو گی اب تو نہ نماز پڑھنی آتی ہے اور نہ ہی نماز سیکھنے کا ذہن ہوتا ہے! کچھ ہی نمازی ایسے ہوں گے جنہیں صحیح طریقے سے نماز پڑھنا آتی ہو گی۔ ہمارے ہاں وقتاً فوقتاً عالمی مَدنی مَرکز فیضانِ مدینہ اور دِیگر کئی شہروں میں سات دِن کا "فیضانِ نماز کورس" کروایا جاتا ہے جس میں نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ اور کئی ضَروری مَسائل سِکھائے جاتے ہیں۔ سات دِن کے "فیضانِ نماز کورس" کی دعوت دی جاتی ہے مگر افسوس! لوگوں کے پاس نماز سیکھنے کے لیے وقت نہیں ہوتا۔

اپنی نماز دُرست کریں نماز آپ کو دُرست کر دے گی

کئی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں مگر اِس کے باوجود وہ نمازی نہیں ہوتے، اگر اِس طرح جَلدی جَلدی نماز پڑھی کہ حُرُوف چَب گئے اور معنیٰ ہی بَدل گیا تو نماز ہو

مدینہ

1 ...... یہ بات بیان فرمانے والے مولوی محمد حسین صاحب چشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی ہیں۔ (انوارِ رضا، ص ۲۵۸)

www.dawateislami.net

گی ہی نہیں۔ اِس کے عِلاوہ بھی نماز میں ہزارہا غَلَطیاں ہوتی ہیں، اللہ پاک کرے ہم نام کے نہیں بلکہ کام کے نمازی بن جائیں۔ جب ہم واقعی نمازی بن جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُرائیاں ہماری جان چھوڑ دیں گی۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ﴾[1] (پ۲۱، العنکبوت: ۴۵) ترجمۂ کنزالایمان: ”بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔“ آج کل لوگ نماز پڑھنے کے باوجود بھی بُرائیوں سے رُک نہیں پاتے کیونکہ صحیح نماز نہیں پڑھ رہے ہوتے بلکہ صِرف نماز کی رَسم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی صحیح نماز ادا کرے جیسے شریعت نے حکم دیا ہے تو نماز ضَرور بُرائیوں سے بچائے گی۔ اللہ پاک کا کلام سچا ہے، ہم سچے ہو جائیں اور اپنی نماز دُرُست کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نماز ہمیں بھی دُرُست کر دے گی۔

---

[1] اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان بُرائیوں کو تَرک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ ایک اَنصاری جوان سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا اِرتِکاب کرتا تھا حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اس کی شکایت کی گئی، فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی۔ چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

(خزائن العرفان، پ۲۱، العنکبوت، تحت الآیۃ: ۴۵)

www.dawateislami.net

مسجد تو بنا دی شب بھر میں اِیماں کی حَرارت والوں نے
مَن اپنا پُرانا پاپی ہے بَرسوں میں نمازی بن نہ سکا

اعلیٰ حضرت کا سفر میں نماز کا اِہتمام

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کو 52 سال کی عمر میں جب دوسری بار سفرِ حج کی سعادت ملی، تو مَناسِکِ حج ادا کرنے کے بعد آپ صاحبِ فراش (یعنی بیمار) ہو گئے، یہاں تک کہ دو مہینے تک بیماری کے سبب بستر پر تشریف فرما رہے۔ جب کچھ صحتیاب ہوئے تو زیارتِ رَوضۂ اَقدس کے لیے مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کا رُخ کیا۔ جَدَّہ شریف سے ہوتے ہوئے کشتی کے ذَریعے (اب یہ کشتیوں کا سفر نہیں ہے اس دور میں ہوتا ہو گا) تین دِن کے بعد رابغ کے مقام پر پہنچے اور وہاں سے مدینۂ پاک کے لیے کرائے کے اونٹ پر سوار ہو گئے، پہلے لوگ قافلے کے ساتھ اونٹوں پر سفر کرتے تھے۔ جب بیر شیخ (یہ ایک مقام کا نام ہے) پر پہنچے تو مدینہ شریف قریب تھا زیادہ دور نہیں تھا لیکن فجر کا وقت تھوڑا رہ گیا تھا۔ چونکہ منزل قریب تھی اس لیے جمال (اونٹ چلانے والوں) نے منزل ہی پر اونٹ روکنے کی ٹھانی، لیکن اس وقت تک نمازِ فجر کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ تھا۔ اعلیٰ حضرت جو کہ عاشقِ نماز تھے، جب آپ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو قضائے نماز کا Risk (یعنی خطرہ) نہ لیا اپنے رُفقا (یعنی ساتھیوں) سَمیت وہیں ٹھہر گئے اور قافلے کو جانے دیا کہ جان تو جا سکتی ہے نماز نہیں جا سکتی،

قافلہ تو جا سکتا ہے نماز نہیں جا سکتی میں نے نماز پڑھنی ہے چنانچہ آپ رُک گئے قافلہ چلا گیا۔[1]

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے پاس ایک کِرمِچ (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بنا ہوا ڈول) تھا، مگر رَسی نہیں تھی اور کنواں بھی گہرا تھا، ڈول کے ساتھ رَسی باندھے بغیر پانی نہیں نکالا جا سکتا تھا، پھر عمامے شریف ڈول کے ساتھ باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا اور وضو کر کے وقت کے اندر اندر نمازِ فجر ادا فرمائی۔ چونکہ دو ماہ کے طویل عرصے تک بیمار رہنے کی وجہ سے کافی کمزوری ہو گئی تھی، اس لیے اب یہ فِکر لاحق ہوئی کہ منزل تک پیدل کیسے چلیں گے! اِسی سوچ میں تھے کہ مُنہ پھیر کر دیکھا کہ ایک اجنبی جمال (یعنی ایک انجان اونٹ والا) اپنا اونٹ لیے اِنتظار میں کھڑا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حمدِ اِلٰہی بجا لا کر اس اونٹ پر سوار ہو گئے۔[2] نماز کی بَرَکت سے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی یہ غیبی مدد ہوئی۔

اعلیٰ حضرت پر اپنی آنکھیں بند ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت عاشقِ اِلٰہی بھی تھے، عاشقِ رَسول بھی تھے، عاشقِ صحابہ بھی تھے، عاشقِ اَولیا بھی تھے اور خود بھی صاحِبِ وِلایت

مدینہ

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۱۷ تا ۲۱۸ ماخوذاً

www.dawateislami.net

(یعنی وَلِیُّ الله) تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے اعلیٰ حضرت کا دامن پکڑ کر وَالله، بِالله، تَالله ٹھوکر نہیں کھائی بلکہ ہم نے اس دَر کے لیے دُنیا ٹھکرائی ہے۔ الله کرے کہ اعلیٰ حضرت کا دامن ہمارے ہاتھوں سے نہ چھوٹے، ان کا دَروازہ مضبوطی سے پکڑنا ہے کہ "یَکْ دَرْ گِیْر مُحْکَم گِیْر یعنی ایک ہی دَروازہ پکڑو مگر پکڑو مَضبوطی سے۔"(1) کی تعلیم بھی اعلیٰ حضرت ہی نے دی ہے۔ یہ بھی ٹھیک تو وہ بھی ٹھیک نہیں بلکہ جو رضا کہیں وہ ہی ٹھیک ہے کیونکہ رضا کوئی بھی بات قرآن و حدیث سے ہٹ کر نہیں کرتے۔ جب ہم نے ان کے فتاویٰ، ان کی کُتُب اور ان کی سیرت کا مُطالعہ کیا تو ہماری سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ رضا کی زبان سے وہی نکلتا ہے جس کی تائید و تَصدیق قرآن و حدیث سے ہوتی ہے۔ اس لیے رضا پر اپنی آنکھیں بند کر دیں، اگر آنکھیں کھولیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ مشکل کھڑی ہو جائے اور دِل کی آنکھیں بند ہو جائیں لہٰذا آنکھیں بند کر کے رضا کے پیچھے پیچھے چلتے جایئے اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ غوثِ پاک کے دامن تک پہنچ جائیں گے اور غوثِ پاک اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں تک لے جائیں گے۔

باغِ جنَّت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پُھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱ / ۶۰۴ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مَطلب

سُوال: آپ کہتے ہیں ”اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت پر ہماری آنکھیں بند ہیں“ اِس کا کیا مَطلب ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت پر آنکھیں بند ہونے کا مَطلب یہ نہیں کہ سر کی آنکھیں بند ہیں بلکہ اِس کا مَطلب یہ ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت پر کسی بھی قِسم کی تَنْقِید نہیں کرتے اور نہ ہی ہمیں ان کی بیان کردہ کسی بات کے بارے میں کوئی شُبہ ہوتا ہے کہ اگر غَلَطی ہوئی تو کیا ہو گا۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے مُعاملے میں آنکھیں بند کرنے میں ہی عافیت ہے، اِس بارگاہ میں آنکھیں کھولیں گے تو ٹھوکر لگنے کا خدشہ ہے۔ یاد رکھیے! ہم اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کو اللہ پاک کا ولی مانتے ہیں نبی نہیں مانتے، اللہ پاک کے بے شمار اَولیائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام ہیں ان ہی میں سے ایک اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت بھی ہیں کیونکہ وِلایت کا دَروازہ بند نہیں ہوا بلکہ نبوت کا دَروازہ بند ہوا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی سب سے آخری تحریر

سُوال: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی تحریر کی کوئی انوکھی بات ہو تو بیان فرما دیجیے۔ نیز آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی سب سے آخری تحریر کیا تھی؟[1]

مــــــــــدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی ایسی عظیم الشان شخصیت ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جس سَمت آ گئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کوئی صبح ایسی نہ تھی جس کی اِبتدا نامِ اِلٰہی تحریر کرنے سے نہ ہوتی اور کوئی دِن ایسا نہیں تھا جس کے اِخْتِتام پر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دُرُود شریف تحریر نہ کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی زندگی کی سب سے آخری تحریر جو 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1340 سن ہجری جمعۃ المبارک کے دِن وِصالِ باکمال سے چند لمحات پہلے لکھی وہ یہ تھی: صَلَّی اللهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْن۔[1] سُبْحٰنَ الله عَزَّوَجَلَّ! آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی روزانہ کی جو آخری تحریر ہوتی تھی بوقتِ وصال بھی وہی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کتنے بڑے عاشقِ الٰہی اور عاشقِ رسول تھے۔

اسی احمد رضا کا واسطہ جو میرے مُرشِد ہیں
عطا کر دو مجھے اپنی محبت یارَسُولَ الله
یقیناً آپ کا اِنعام ہے یہ مِل گئے مجھ کو
شہنشاہِ بریلی اعلیٰ حضرت یارَسُولَ الله
مجھے تم مَسلکِ احمد رضا پر اِستِقامت دو
بنوں خِدمت گزارِ اہلِ سنّت یارَسُولَ الله

مـــــــــــدینہ

1 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/ ۲۹۲ ماخوذاً

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی اور بزرگانِ دِین کے تذکرے

سُوال: صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، **حضور غوثِ اعظم** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم **اور داتا گنج بخش علی ہجویری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بھی تو دِین کا کام کیا ہے **لیکن آپ اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا ہی اتنا نام کیوں لیتے ہیں؟(سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا تذکرہ عموماً موقع محل کے اِعتبار سے کیا جاتا ہے ابھی چونکہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے عُرس کے اَیّام ہیں تو ہم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ جب گیارھویں شریف کا مہینا شروع ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گیارہ راتیں مَدَنی مذاکرہ ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا تو بَرسوں سے یہ سِلسِلہ چلا آ رہا ہے کہ گیارھویں شریف کا مہینا شروع ہوتے ہی غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کا ذکرِ خیر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے تذکرے میں حضور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی شان بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کو جو عظیم الشان مَرتبہ حاصِل ہوا ہے وہ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی غُلامی ہی کی وجہ سے حاصِل ہوا ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے قدموں سے لپٹ کر ہی یہاں تک پہنچے ہیں۔

مزرعِ چشت و بخارا و عِراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا (حدائقِ بخشش)

www.dawateislami.net

یعنی اے غوثِ اعظم! وہ کون سا کھیت ہے جس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کَرم کا بادِل نہیں بَرسا، چاہے وہ اجمیر ہو یا عراق ہر کھیت پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کَرم کی بَرسات ہوئی ہے۔ یقیناً اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت بھی اسی دربارِ گوہر بار کے غُلام اور فیض یافتہ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم لوگ بارہا صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بھی تذکرہ کرتے ہیں بلکہ یہ نعرہ کہ ”ہر صحابیٔ نبی جنّتی جنّتی“ بھی ہم نے ہی لگایا ہے۔ نیز جب بارھویں شریف کا مہینا تشریف لائے گا تو ہم اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو یقیناً اللہ پاک کی مخلوق میں سب سے افضل ہستی ہیں ان کا تذکرہ کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرحبا کی ایسی دھومیں مچائیں گے کہ ہماری آوازیں بادلوں سے ٹکرا جائیں گی۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے اِس شعر کو اپنے لیے مَشْعَلِ راہ بنائیں گے:

خاک ہو جائیں عَدو جَل کر مگر ہم تو رضاؔ

دَم میں جب تک دَم ہے ذِکر اُن کا سُناتے جائیں گے (حدائقِ بخشش)

اعلیٰ حضرت کی سب سے پہلی کتاب

سُوال: اعلیٰ حضرت نے اپنی زندگی میں سب سے پہلی کون سی کتاب لکھی ہے؟

جواب: (یہاں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:”) اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے آٹھ سال کی عمر میں عِلمِ نحو کی مشہور کتاب

www.dawateislami.net

ھِدَایَۃُ النَّحْو کی شَرح عربی زبان میں تحریر فرمائی تھی۔“(امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی خُداداد صَلاحیتیں تھی کہ اتنی چھوٹی عمر میں عِلمِ نحو کی کتاب پر عربی میں شَرح تحریر فرمائی۔ عِلمِ نحو یہ ایک فَنّ ہے، شاید ہمیں تو بعد میں یہ بھی یاد نہ رہے کہ کِس فَنّ پر کتاب لکھی تھی لیکن اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت ہیں کہ اتنی کم عمری میں عربی شَرح لکھ ڈالی۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی Hand Writing (یعنی ہاتھ کی لکھائی) بھی بہت خوبصورت تھی۔ اعلیٰ حضرت کے قلمی نسخے جنہیں مخطوطات بھی کہا جاتا ہے ان میں خوبصورت کتابت دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسا کہ پیشہ ور کاتِب سے لکھوائے گئے ہوں حالانکہ وہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں۔

اگر نماز کے وقت گاہک آجائے تو۔۔۔؟

سُوال: بسا اوقات نماز کے وقت کوئی گاہک دُکان پر آجاتا ہے، اب اس وقت دُکاندار کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نماز کے وقت Customer (یعنی گاہک) آجائے تو اسے بھی اپنے ساتھ نماز کے لیے چلنے کی دعوت دیجئے اور دعوتِ اسلامی کی نمازی بڑھاؤ تحریک کا حصّہ بن جائیے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے تو دورانِ سفر نماز کی خاطِر قافلہ

www.dawateislami.net

ہی چھوڑ دیا تھا۔[1] اور ہم ہیں کہ ایک گاہک چھوڑنے کو تیار نہیں۔ Customer (یعنی گاہک) اگر آپ کی نمازِ باجماعت کی دعوت دینے پر مسجد نہیں جاتا جب بھی آپ کو نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو مِل ہی جائے گا۔ ہمارا کام مَنوانا نہیں بس دَعوت پہنچانا ہے۔

بچیوں کو پردے کی عادت کب سے ڈالیں؟

سُوال: مَدَنی ماحول سے وابستہ گھرانوں میں مَدَنی منیاں اپنے طور پر نماز پڑھنے کی کوشش کرتی ہیں، سجدہ کرتی ہیں، دُعا کرتی ہیں، ذِکر و اَذکار کرتی ہیں، بیان کرتی اور نعرے بھی لگاتی ہیں تو کیا اسلامی بہنیں مَدَنی منیوں کو پَردہ کرنے کی تَرغیب بھی دِلائیں، اِس بارے میں کچھ راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: بچہ بڑوں کے نَقْشِ قدم پر چلتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب گھر میں کوئی بڑا نماز پڑھتا ہے تو بچہ برابر میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے انداز میں رُکوع اور سجدے کرتا ہے پھر اُٹھ کر بھاگ جاتا ہے۔ زہے نصیب! بچپن سے ہی دِیگر اچھی عادات کے ساتھ ساتھ مَدَنی مُنّیوں کو پَردہ کرنا بھی سِکھایا جائے۔ ان کا لباس بھی حیا والا ہونا چاہیے۔ بعض لوگ چھوٹی بچیوں کو چُست چِپکا ہوا پاجامہ پہناتے ہیں تو ایسے لباس کے بجائے ڈھیلا ڈھالا سا لباس ہو جس میں رانوں اور پنڈلیوں کی گولائی نظر نہ آئے۔ پھر جب بچی کچھ سمجھدار ہو تو اسے شَرم و حیا کا دَرس دیا جائے۔ اعلیٰ

مدینہ

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷ ماخوذاً

www.dawateislami.net

حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ہے کہ لڑکیوں کو سورۂ یوسف کی تفسیر نہ پڑھائی جائے بلکہ سورۂ نور کی تفسیر پڑھائی جائے کیونکہ سورۂ یوسف میں عورت کے مَکر کا ذِکر ہے۔[1] زلیخا کو حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عِشق ہو گیا تھا۔ یہ عِشق یک طرفہ یعنی صِرف زلیخا کی طرف سے تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دامن اس سے پاک تھا۔ بعض لوگ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے جھوٹے سڑے ہوئے عِشق کو دُرُست ثابت کرنے کے لیے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بھی عِشق کا اِلْزام لگاتے ہیں تو ان کا ایسا کہنا بالکل غَلَط ہے۔ چونکہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں ایک عورت کے عِشق کا واقعہ ہے لٰہذا لڑکیوں کو اس سورت کی تفسیر پڑھنے سے منع کر دیا گیا کہ کہیں وہ پڑھ کر غَلَط اَثر نہ لے لیں۔

لڑکیوں کے مُعاملے میں ہم کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسی اِحتیاط بتائی ہے۔ اِس سے وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو گھروں میں فِلمیں ڈرامے اور گناہوں بھرے چینلز چلاتے ہیں۔ عِشقیہ فِسقیہ کہانیاں، ڈانس، گانے باجے جب لڑکیاں دیکھیں گی تو ان پر کِس قدر بُرا اَثر پڑے گا۔ ایسے ماحول میں پَرورش پانے والی لڑکیاں جب گھر سے بھاگ جاتی ہیں، Civil Marriage (یعنی عدالتی شادی) کر لیتی ہیں تو پھر والدین سر پکڑ کر روتے ہیں کہ

---

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۵ ماخوذاً

ہائے یہ کیا ہو گیا؟ ایسی نوبت آنے سے پہلے ہی جتنا ممکن ہو کنٹرول کیا جائے۔ اگر آپ نے اپنے بچوں کو پکا مسلمان، نیک نمازی بنانا ہے، بچیوں کو باحیا بنانا ہے تو پھر ہاتھ جوڑ کر مَدَنی اِلتجا ہے کہ اپنے گھر میں مَدَنی چینل چلائیں۔ صِرف مَدَنی چینل ہی دیکھتے رہیں تب جا کر بچت ہو گی ورنہ باقی چینلز پر تو عورتوں کے طرح طرح کے فیشن ایبل انداز اور فیشن شو کے نام پر دُنیا بھر کے گلے سڑے لباس دِکھاتے ہوں گے۔ ہم تو مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُلام ہیں، جو ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اچھا لگے وہی ہم کو بھی اچھا لگنا چاہیے۔ بہر حال گھروں میں صِرف مَدَنی چینل ہی دِکھائیں اور بچیوں کو سورۂ نور کی تفسیر پڑھائیں تاکہ بچیوں کو حیا کا دَرس ملے۔ مُفتی خلیل خان صاحب بَرکاتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے سورۂ نُور کی باقاعدہ تفسیر لکھی ہے جو ”چادر اور چار دیواری“ کے نام سے ملتی ہے نیز مولانا مفتی قاسم صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بھی ”تفسیر سورۂ نور“ مکتبۃ المدینہ نے شائع کی ہے ان کُتُب کا مُطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

"فیضانِ امام اہلسنّت" پڑھنے کی ترغیب

(از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 100 سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت (۱۴۴۰ھ) کے سلسلے میں مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی طرف سے 252 صفحات پر مشتمل خصوصی شمارہ بنام "فیضانِ امام اہلسنّت" جاری کیا گیا ہے۔اِس شمارے میں آپ کو بہت منتخب اور مُفید مَضامین پڑھنے کو ملیں گے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجیے اور ایک، دو، تین یا پچیس کی نِسْبَت سے 25 خرید کر تقسیم بھی فرمائیے کہ جتنا شہد ڈالیں گے اتنا ہی میٹھا ہو گا۔ کم از کم اپنے محلے کی مَساجد کے دو چار امام صاحبان تک پہنچائیں۔ ائمہ کِرام اس میں سے بیانات کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت فائدہ ہو گا۔اِس کے عِلاوہ عام اسلامی بھائیوں، محلے داروں، رِشتہ داروں اور شادی وغیرہ کے مَواقع پر بھی خوب خوب تقسیم فرمائیں۔ یہ شمارہ جس کے گھر میں جائے گا کوئی نہ کوئی تو کھول کر دیکھے گا کہ اس میں ہے کیا؟ اور اس پر میرے اعلیٰ حضرت کی نظر پڑ گئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پکا عاشقِ رَسول بن جائے گا۔ (نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) اس شمارے کے پڑھنے کا تعلق صرف صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے کے ساتھ ہی خاص نہیں یہ تو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی پیاری پیاری سیرت کے پیارے پیارے مَضامین پر مشتمل ہے، یہ سب کو کام آنے والا ہے لہٰذا اِس کو پڑھتے ہی رہنا چاہیے۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	اعلیٰ حضرت اور جماعت کی پابندی	18
اعلیٰ حضرت کی پہچان کب اور کیسے ہوئی؟	1	نماز کے لیے خاص لباس کا اِہتمام	20
اعلیٰ حضرت کا پہلا تعارُف	2	نماز کے لیے رضوی جوڑے کا اِہتمام کیجیے	21
اعلیٰ حضرت کی مَعرفت کا بیج تناور دَرخت بن گیا	3	اعلیٰ حضرت کے نماز پڑھنے کا انداز	22
اعلیٰ حضرت سے مُتأثر رہنے پر اِستقامت پانے کا سبب	4	اپنی نماز دُرُست کریں نماز آپ کو دُرُست کر دے گی	23
اعلیٰ حضرت کی داڑھی والوں سے محبت	5	اعلیٰ حضرت کا سفر میں نماز کا اِہتمام	25
اعلیٰ حضرت کے ہی ہو کر کیسے رہ گئے؟	6	اعلیٰ حضرت پر اپنی آنکھیں بند ہیں	26
آپ اعلیٰ حضرت کی کِس خوبی سے مُتأثر ہوئے؟	8	اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مَطلب	28
اعلیٰ حضرت کی بابُ المدینہ تشریف آوری	9	اعلیٰ حضرت کی سب سے آخری تحریر	28
اَمیرِ اہلسنّت کی بَریلی شریف میں حاضری	9	دعوتِ اسلامی اور بزرگانِ دِین کے تذکرے	30
اعلیٰ حضرت کی ذِہانَت کے چند واقعات	9	اعلیٰ حضرت کی سب سے پہلی کتاب	31
کُتُب کے نام، جلد، صفحہ اور سطر تک یاد ہوتی	11	اگر نماز کے وقت گاہک آجائے تو۔۔۔؟	32
اعلیٰ حضرت کا عشقِ رَسول	12	بچیوں کو پَردے کی عادت کب سے ڈالیں؟	33
اعلیٰ حضرت اور ساداتِ کِرام کا اَدب واِحترام	14	”فیضانِ امام اہلسنّت“ پڑھنے کی تَرغیب	36
اعلیٰ حضرت اور پابندیٔ نماز	17	❁❁❁	❁

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❀ سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❀ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شاءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net